از عدالتِ عظمیٰ

وشاکھا پٹنم ڈیواک لیبر بورڈ۔

بنام

ای۔ اچھنّا و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 1 فروری 1996

[ایس۔ سی۔ اگروال اور جی۔ ٹی۔ ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت–تاریخ پیدائش میں تبدیلی–حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن جس میں تجویز کردہ طریقہ کار پر عمل کیا جائے–امیدواروں کو نوٹیفکیشن کے نافذ ہونے کی تاریخ سے 5 سال کے اندر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

جواب دہندگان 1961 اور 1969 کے درمیان مزدور کے طور پر اپیل کنندہ کی خدمت میں داخل ہوئے۔ اپنی تقرریوں کے وقت جواب دہندگان نے اپنی تاریخ پیدائش کے حوالے سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا تھا۔ لہذا، ان کی عمر جیسا کہ ان کی جسمانی شکل سے معلوم کیا جا سکتا ہے، ان کی سروس بکس میں درج کی گئی تھی۔ چونکہ جواب دہندگان کو اپریل اور جولائی 1995 کے درمیان پیرانہ سالی کی عمر حاصل کرنی تھی، اس لیے انہیں انفرادی طور پر ان کی پیرانہ سالی کی تاریخوں کے بارے میں اطلاع دی گئی۔ جواب دہندگان نے اپیل کنندہ سے درخواست کی کہ وہ پنچایت حکام کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر اپنی تاریخ پیدائش کو درست کریں اور درخواست کی کہ انہیں ان کی عمر کا پتہ لگانے کے لیے میڈیکل بورڈ کو بھیجا جائے۔ درخواستیں خارج کر دی گئیں۔ جواب دہندگان نے عدالت عالیہ میں رٹ درخواستیں دائر کیں، جس میں اس اعلان کے لیے درخواست کی گئی کہ وہ اس وقت تک ملازمت میں رہنے کے حقدار ہیں جب تک کہ وہ پیرانہ سالی کی عمر حاصل نہ کر لیں جس کا حساب ان کی صحیح تاریخ پیدائش کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔ متبادل طور پر انہوں نے یہ بھی دعا کی کہ وہ ان کی اصل عمر کا پتہ لگانے کے لیے انہیں میڈیکل بورڈ کے پاس بھیجیں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور بورڈ کے عزم کے مطابق انہیں ملازمت میں جاری رکھیں۔ استدعاوں کو خارج کرتے ہوئے، اس عدالت عالیہ کے سنگل جج نے فیصلہ دیا کہ چونکہ حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے 5 سال کے اندر پیدائش کی اصلاح کی استدعا نہیں کی گئی تھی، لہذا اپیل کنندہ ان کی استدعاوں پر غور نہ کرنے کا جواز پیش کرتا ہے اور اسی وجہ سے، انہیں میڈیکل بورڈ میں بھیجنے کی استدعا بھی منظور نہیں کی جاسکتی۔ رٹ اپیلوں میں، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے ایک عبوری حکم جاری کیا جس میں ڈائریکٹر، ہیلتھ سروسز کو ایک تاریخ طے کرنے کی ہدایت کی گئی اور اس کے مطابق اپیل گزاروں کو اس کے سامنے پیش ہونے کے لیے یا اس کے ذریعے تشکیل کردہ بورڈ کو اس طرح کے سائنسی جائزوں کے ذریعے ان کی عمر کے تعین کے لیے مطلع کیا گیا جو دستیاب تھے۔ اپیل کنندہ نے عبوری مرحلے پر اس طرح کے حکم کو منظور کرنے کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اگر اس حکم کو کالعدم نہیں کیا گیا تو یہ اپیل کنند گان کے معاملے میں سنگین جانبداری کا باعث بنے گا۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: ملازمت میں جواب دہندگان کا داخلہ 1961 اور 1969 کے درمیان تھا۔ 25 سال سے زیادہ عرصے تک ملازمت میں رہنے کے بعد انہوں نے اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی کے لیے درخواست دی اور وہ بھی اپنی پیرانہ سالی کے حوالے سے نوٹس موصول ہونے کے بعد۔ جواب دہندگان کی طرف سے اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی کی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ ان کی عمر صرف ان کی جسمانی شکل کی بنیاد پر سروس بک میں درج کی گئی تھی۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن یہ ان کا معاملہ نہیں تھا کہ انہیں ان کی موجودگی میں درج نہیں کیا گیا تھا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ ناخواندہ ہیں اور سروس ریکارڈ میں اپنے انگوٹھے کا نشان لگا چکے ہیں، اس بات پر یقین کرنا ممکن نہیں ہے کہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے اس میں کیا درج کیا گیا تھا۔ مزید بر آں، اپیل کنندہ نے ایک سرکیولر جاری کیا تھا جس کی تاریخ 10.7.1987 تھی اور حکومت ہند کی جانب سے تاریخ 30.11.1979 کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کے بعد اس سے تمام متعلقہ افراد کو آگاہ کیا گیا تھا جس میں تاریخ پیدائش کی تبدیلی کے لیے طریقہ کار تجویز کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ مرکزی حکومت کا ایک ادارہ ہے اور یہ کہ مذکورہ نوٹیفکیشن جو بنیادی قاعدہ 56 (ایم) کے نوٹ 5 کے طور پر شامل کیا گیا ہے، جواب دہندگان پر لاگو ہوتا ہے۔ لہذا، اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی کے لیے جواب دہندگان کو مذکورہ نوٹیفکیشن کے نافذ ہونے کی تاریخ سے 5 سال کے اندر اقدامات کرنے کی ضرورت تھی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے سرکیولر جاری ہونے کے بعد بھی، جواب دہندگان نے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مناسب وقت کے اندر اپیل کنندہ سے رابطہ نہیں کیا۔ جواب دہندگان نے سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر تبدیلی کی درخواست کی تھی جس میں ان کی صحیح تاریخ پیدائش کے حوالے سے ناقابل تردید ثبوت فراہم نہیں کیے گئے تھے، ان تمام مسائل کا فیصلہ کیے بغیر اعتراض شدہ ہدایات دینا مناسب نہیں تھا۔ مدعاعلیہان کو میڈیکل بورڈ کے پاس بھیجنے کی درخواست کو اپیل کنندہ نے خارج کر دیا تھا۔ اس استدعا کو فاضل سنگل جج نے بھی خارج کر دیا تھا۔ اپیلوں میں یہ خود ہی مسئلہ ہے کہ آیا ایسا کیا جانا چاہیے تھا یا نہیں۔ عبوری مرحلے پر دی گئی متنازعہ ہدایات سے اپیل کنندہ کے معاملے میں سنگین جانبداری پیدا ہونے کا امکان تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2599-2601، سال 1996۔

ڈبلیو اے نمبر 1024-26، سال 1995 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 10.10.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل اے جے رام، سی کے ساسی اور کیلاش واسدیو۔

جواب دہندگان کے لیے ایل ناگیشور راؤ اور ایس ادیا کمار صغیر۔

عدالت کا فیصلہ ناناوتی جسٹس کے ذریعے سنایا گیا۔

اجازت دی گئی۔

یہ اپیلیں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے رٹ اپیل نمبر 1024، 1025 اور 1026، سال 1995 میں منظور کردہ ایک مشترکہ حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔

1961 اور 1969 کے درمیان جواب دہندگان اپیل کنندہ کی ملازمت میں مزدوروں کے طور پر داخل ہوئے۔ ان کی تقرری کے وقت، جواب دہندگان نے اپنی تاریخ پیدائش کے حوالے سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا تھا۔ لہذا، ان کی عمر جیسا کہ ان کی ظاہری شکل سے معلوم کیا جا سکتا ہے، ان کی سروس بک میں درج کی گئی تھی۔ چونکہ جواب دہندگان کو اپریل اور جولائی 1995 کے درمیان پیرانہ سالی کی عمر حاصل کرنی تھی، اس لیے انہیں انفرادی طور پر ان کی پیرانہ سالی کی تاریخوں کے بارے میں اطلاع دی گئی۔ انہوں نے پنچایت حکام کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر اپنی تاریخ پیدائش کو درست کرنے کے لیے اپیل کنندہ سے درخواست کی۔ اس کے بعد،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

انہوں نے اپیل کنندہ سے درخواست کی کہ وہ انہیں ان کی عمر کا پتہ لگانے کے لیے میڈیکل بورڈ بھیجیں۔ چونکہ اپیل کنندہ نے ان کی درخواستوں کو قبول نہیں کیا اس لیے انہوں نے عدالت عالیہ میں رٹ درخواستیں دائر کیں۔ انہوں نے اس اعلان کے لیے دعا کی کہ وہ اس وقت تک ملازمت میں رہنے کے حقدار ہیں جب تک کہ وہ اپنی درست تاریخ پیدائش کی بنیاد پر حساب شدہ پیرانہ سالی کی عمر کو حاصل نہ کرلیں۔ متبادل طور پر، انہوں نے یہ بھی دعا کی کہ اپیل کنندہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ ان کی اصل عمر کا پتہ لگانے کے لیے انہیں میڈیکل بورڈ کے پاس بھیجے اور بورڈ کے عزم کے مطابق انہیں ملازمت میں جاری رکھے۔ درخواستوں کی سماعت اس عدالت کے ایک معروف سنگل جج نے کی تھی۔ انہوں نے نہ صرف جواب دہندگان کی طرف سے پیش کردہ سرٹیفکیٹ کی صداقت پر شک کیا بلکہ یہ بھی کہا کہ چونکہ حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے 5 سال کے اندر تاریخ پیدائش کی اصلاح کی درخواست نہیں کی گئی تھی، لہذا اپیل کنندہ کو ان کی درخواستوں پر غور نہ کرنے کا جواز پیش کیا گیا۔ جج نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ اس وجہ سے انہیں میڈیکل بورڈ میں بھیجنے کی استدعا بھی منظور نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے انہوں نے 27.4.1995 کے اپنے مشترکہ حکم نامے کے ذریعے درخواستوں کو خارج کر دیا۔

17.7.1995 پر جواب دہندگان نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے سامنے رٹ اپیلوں کو ترجیح دی۔ 10.10.1995 پر اس نے ایک عبوری حکم منظور کیا کیونکہ اس کی رائے تھی کہ کوئی ٹھوس حکم دینے سے پہلے اس سے پہلے اپیل گزاروں کی عمر کا آزادانہ تخمینہ کاری ہونا چاہیے۔ اس کے ذریعے اس نے درج ذیل ہدایات دیں:

"(1) ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز ریاست اے پی کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ ایک تاریخ طے کرے اور اس کے مطابق اپیل گزاروں کو اس کے سامنے پیش ہونے کے لیے یا اس کی طرف سے تشکیل کردہ بورڈ کو اس طرح کے سائنسی جائزوں کے ذریعے ان کی عمر کا تعین کرنے کے لیے مطلع کرے جو دستیاب ہیں۔

(2) درخواست گزاروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کے دفتر سے اپنی پیشی کے لئے طے شدہ تاریخ کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کی طرف سے ایسا کرنے کی ہدایت ملنے پر حاضر ہوں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

(3) ڈائریکٹر، ہیلتھ سروسز کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ یہاں اپیل گزاروں کی عمر کے بارے میں اس عدالت میں ایک رپورٹ پیش کریں۔

مذکورہ بالا سب کی تعمیل ایک ماہ کے اندر ہونی چاہیے۔ایک ماہ بعد پوسٹ کریں۔

اپیل کنندہ عبوری مرحلے پر اس طرح کا حکم منظور کرنے کے جواز پر سوال اٹھاتا ہے۔یہ پیش کیا گیا کہ اگر اس حکم کو رد نہیں کیا گیا تو یہ اپیل گزاروں کے معاملے میں سنگین جانبداری کا باعث بنے گا۔دوسری طرف مدعاعلیہ کے وکیل نے اس بنیاد پر حکم کی حمایت کی کہ اس سے پہلے بھی عدالت عالیہ نے اسی طرح کے معاملات میں ایسے احکامات جاری کیے تھے۔

یونین آف انڈیا بنام ہما سنگھ 1993 (2) ایس سی سی 162 میں اس عدالت کو ایک ایسے مقدمے سے نمٹنے کا موقع ملا جہاں ایک ملازم کی طرف سے تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے درخواست صرف اس کی پیرانہ سالی کی تاریخ کے بارے میں مطلع کیے جانے کے بعد کی گئی تھی نہ کہ حکومت ہند کے 30 نومبر 1979 کے نوٹیفکیشن کے نافذ ہونے کی تاریخ سے 5 سال کی مدت کے اندر۔اس صورت میں سرکاری ملازمت میں داخلہ 1956 میں ہوا تھا اور تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے درخواست 1991 میں کی گئی تھی۔اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ ملازمت میں شامل ہونے کی تاریخ سے تقریباً 33 سال کی مدت تک ملازم کی غیر فعالیت اسے یہ ظاہر کرنے سے روکتی ہے کہ سروس ریکارڈ میں اس کی تاریخ پیدائش کا اندراج درست نہیں تھا اور مرکزی انتظامی ٹریبونل نے اس کی تاریخ پیدائش کو درست کرنے کی ہدایت جاری کرنے میں غلطی کی تھی۔اس عدالت نے مزید مشاہدہ کیا ہے کہ:

> .... سرکاری ملازم کے لیے اپنی تاریخ پیدائش کی اصلاح کا دعوی کرنا کھلا ہے، اگر اس کے پاس اپنی تاریخ پیدائش سے متعلق ناقابل تردید ثبوت موجود ہے جو پہلے درج کردہ تاریخ پیدائش سے مختلف ہے اور یہاں تک کہ اگر تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے کوئی حد مقرر نہیں ہے، تو سرکاری ملازم کو بغیر کسی غیر معقول تاخیر کے ایسا کرنا چاہیے۔قواعد میں کسی توضیع کی عدم موجودگی اور تاریخ پیدائش کی تصحیح کے معاملے میں، عدالتوں اور ٹریبونلز کی طرف سے عموماً تاخیر یا باسی دعووں کی بنیاد پر راحت دینے سے انکار کرنے کا عمومی اصول اپنایا جاتا ہے۔اس کے باوجود حکومت کے لیے یہ اختیار ہے کہ وہ سروس کے قواعد میں وقت کی حد طے کرے، جس کے بعد سرکاری ملازم

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے کسی بھی درخواست پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ ایک سرکاری ملازم جو مقررہ وقت سے آگے تاریخ پیدائش کی اصلاح کے لیے درخواست دیتا ہے، اس لیے وہ حق کے طور پر اپنی تاریخ پیدائش کی اصلاح کا دعوی نہیں کر سکتا، چاہے اس کے پاس یہ ثابت کرنے کے لیے اچھا ثبوت ہو کہ درج شدہ تاریخ پیدائش واضح طور پر غلط ہے۔ حدود کا قانون سختی سے کام کر سکتا ہے لیکن اسے اپنی پوری سختی کے ساتھ لاگو کرنا پڑتا ہے اور عدالتیں یا ٹریبونل ان لوگوں کی مدد کے لیے نہیں آسکتے جو اپنے حقوق پر سوتے ہیں اور حدود کی مدت ختم ہونے دیتے ہیں۔ جب تک اس میں تبدیلی نہیں کی جاتی، اس کی تاریخ پیدائش جیسا کہ درج ہے اس کی پیرانہ سالی کی تاریخ کا تعین کرے گی چاہے یہ اس کی اصل عمر کی بنیاد پر خدمت میں جاری رہنے کے اس کے حق کو کم کرنے کے مترادف ہو۔

جہاں تک ان مقدمات کے حقائق کی اصلاح کے لیے درخواستیں دینے میں تاخیر کا تعلق ہے، تقریباً ہر نم سنگھ کے معاملے (اوپر) کے حقائق سے ملتا جلتا ہے۔ ملازمت میں جواب دہندگان کا داخلہ 1961 اور 1969 کے درمیان تھا۔ 25 سال سے زیادہ عرصے تک ملازمت میں رہنے کے بعد انہوں نے اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی کے لیے درخواست دی اور وہ بھی اپنی پیرانہ سالی کے حوالے سے نوٹس موصول ہونے کے بعد۔ جواب دہندگان کی طرف سے اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی کی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ ان کی عمر صرف ان کی جسمانی شکل کی بنیاد پر سروس بک میں درج کی گئی تھی۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن یہ ان کا معاملہ نہیں تھا کہ انہیں ان کی موجودگی میں درج نہیں کیا گیا تھا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ ناخواندہ ہیں اور سروس ریکارڈ میں اپنے انگوٹھے کے نشانات لگا چکے ہیں، اس بات پر یقین کرنا ممکن نہیں ہے کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے اس میں کیا درج کیا گیا تھا۔ مزید برآں، اپیل کنندہ نے ایک سرکیولر جاری کیا تھا جس کی تاریخ 10.7.1987 تھی اور حکومت ہند کی جانب سے تاریخ 30.11.1979 کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کے بعد اس سے تمام متعلقہ افراد کو آگاہ کیا گیا تھا جس میں تاریخ پیدائش کی تبدیلی کے لیے طریقہ کار تجویز کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ مرکزی حکومت کا ایک ادارہ ہے اور یہ کہ مذکورہ نوٹیفکیشن جو بنیادی قاعدہ 56 (ایم) کے نوٹ 5 کے طور پر شامل کیا گیا ہے، جواب دہندگان پر لاگو ہوتا ہے۔ لہذا، اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی کے لیے جواب دہندگان کو مذکورہ نوٹیفکیشن کے نافذ ہونے کی تاریخ سے 5 سال کے اندر اقدامات کرنے کی ضرورت تھی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے سرکیولر جاری ہونے کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بعد بھی، جواب دہندگان نے مناسب وقت کے اندر اپیل کنندہ سے رابطہ نہیں کیا۔ جواب دہندگان نے سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر تبدیلی کی درخواست کی تھی جس میں ان کی پیدائش کے درست معاملات کے حوالے سے ناقابل تردید ثبوت فراہم نہیں کیے گئے تھے۔ ان تمام مسائل کا فیصلہ کیے بغیر متنازعہ ہدایات دینا مناسب نہیں تھا۔ مدعاعلیہان کو میڈیکل بورڈ کے پاس بھیجنے کی درخواست کو اپیل کنندہ نے خارج کر دیا تھا۔ اس استدعا کو فاضل سنگل جج نے بھی خارج کر دیا تھا۔ اپیلوں میں یہ خود ہی مسئلہ ہے کہ آیا ایسا کیا جانا چاہیے تھا یا نہیں۔ عبوری مرحلے پر دی گئی متنازعہ ہدایات سے اپیل کنندہ کے معاملے میں سنگین جانبداری پیدا ہونے کا امکان تھا۔ لہذا، ان اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور 10 اکتوبر کا متنازعہ حکم دیا جاتا ہے۔ 1995 رٹ اپیل نمبر 1024، 1025 اور 1026 میں منظور شدہ، سال 1995 کو الگ کر دیا گیا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document